عرفان شاہ

استاد شعبہ اردو، سراج الدولہ گورنمنٹ ڈگری کالج، نمبر۲، کراچی

شان الحق حقی اور ترقی اُردو بورڈ کی لغت

Shanul Haq Haqqee (15th September, 1917-11th October, 2005) was a versatile genius having multi-dimensional vision and knowledge. He is also a great linguist, lexicographer, researcher, scholar, critic, translator, biographer, fiction writer, an acknowledged great poet, a story writer for children, humorist, copywriter and a publicist. His respected father Moulvi Ahteshamuddin was also a great lexicographer poet, researcher and writer of great eminence.

His creative works include various genres of Urdu literature in which he has shown his creativity and exhibited his new experiences in them. In his works his approach and vision had various angles and innovations. His writings in respect of credibility and correctness of language attained status of a certificate of perfection. His special interest in lexicography represents his command of language. During his honorary appointment in Urdu Development Board, Karachi, he served for many noble services which include his lexicographic work on Urdu dictionary and issuance of quarterly "Urdu Nama". He also remained associated as Chief Editor Urdu Monthly "Mah-e-Nau" Karachi.

دلّی کی سرزمین اولیاء اللہ کی خاک نشینی کے سبب علم و ادب کا گہوارہ ہے۔حضرت شیخ عبدالحقؒ محدث دہلوی بھی ایک ایسی ہی بابرکت ہستی ہیں جن کے طفیل معرفت اور علم وادب کی ایسی شمعیں روشن ہوئیں جن پر اردو کو ناز ہے۔شان الحق حقی (۱۵رستمبر۱۹۱۷ء۔ ۱۱راکتوبر۲۰۰۵ء) بھی اسی خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے والد گرامی مولوی احتشام الدین لغت نویسی میں یگانہ حیثیت رکھتے ہیں۔حقی صاحب کی طبیعت میں فطری طور پر ادب سے لگاؤ اور زبان وبیان کی فنی جزئیات سے دلچسپی تھی۔یہ ہی سبب ہے کہ انہوں نے تمام عمر زبان کے مسائل اور الفاظ کی تشریح پر خصوصی توجہ مرکوز رکھی۔کارسرکار کے اہم مناصب پرفائز رہنے کے باوجود لسانیات ،شاعری،تنقید، صحافت،افسانہ،بچوں کے لئے منظوم ومنثور تخلیقات اور لغت نگاری پر علمی اور تحقیقی کام کو آخری سانس تک سنجیدگی کے ساتھ صرف قومی زبان اردو کے فروغ ونفاذ اور ادب کی ترویج کے لئے صلہء وستائش کی تمنا کئے بغیر انجام دیا۔’شان الحق حقی اور ترقی اُردو بورڈ کی لغت‘ایک ایسی شخصیت کی علمی جہتوں کا جائزہ ہے جو حقیقتاً ہمہ جہت ہے۔حقی صاحب کی ادبی خدمات تقریباً ستّر سال پر محیط ہے، جو نہ صرف ہشت پہلو بلکہ اردو زبان کی تحقیقی، علمی وادبی استعداد کے لئے استد لال ہے۔اِن کے ادبی نظریات وتخلیقات اس بات کابیّن ثبوت ہے کہ وہ سچے عاشقِ ’اردو‘ تھے۔ان کا سرمایہ تصنیف وتالیف اس بات کی گواہی ہے کہ حقّی صاحب نے تنہا زبان وادب کی جو خدمت کی ہے وہ انہیں ادب کے ہراول دستے کی صف اول میں ممتاز کرتی ہے۔اس موضوع کی اہمیت

وافادیت انتہائی اہم اس لئے بھی ہے کہ حقّی صاحب کو کسی ایک صنف میں ہی دسترس حاصل نہ تھی بلکہ انہوں نے جس صنف میں بھی قلم آزمائی کی اسے درجہ کمال پر پہنچایا۔لغت نویسی،زبان کے مسائل اور ادب میں آپ نے جو نئے تجربات کیے وہ لسانیات کے باب میں فکرونظر کے نئے زوایے فراہم کرتے ہیں۔

شان الحق حقی اور ترقی اُردو بورڈ کی لغت

قائداعظمؒ نے واضح الفاظ میں یہ اعلان فرمایا تھا کہ پاکستان کی سرکاری زبان اردو ہو گی۔افسوس اس پر عمل درآمد آج تک نہ ہوسکا، آزادی کے اوائل سالوں میں بیوروکریسی میں اکثریت مخلص خادم وطن افراد کی تھی۔اس لئے اردو کو سرکاری زبان کے طور پر رائج کرنے کے اقدامات ترجیحات میں شامل رہے۔وزارت تعلیم کے پیش نظر ایک ایسے ادارے کا قیام تھا جس کے تحت بنیادی مسائل کو حل کر کے جلدازجلد' اردو' کو قائداعظمؒ کے فرمان کے مطابق' سرکاری زبان' کا درجہ دینے کے ساتھ ہی ہر سطح پر اردو کے فروغ ونفاذ کوممکن بنایاجاسکے۔اس بارے میں بورڈ کے معتمدثانی شان الحق حقی لکھتے ہیں:

''اردو زبان کی ترقی کے لئے ایک بورڈ کے قیام کی تجویز ابتدائی برسوں سے حکومت کے سردخانے میں پڑی ہوئی تھی۔۔۔ ۱۹۵۸ء میں حضرت جوشؔ ملیح آبادی نے سرکاری رسالے' آج کل' دہلی کی ادارت سے پنشن یاب ہوکر پاکستان کا قصد کیا۔اور اپنے بعض قدردان اور بہی خواہ ذی اثر حضرات کے ذریعے صدر اسکندرمرزا تک رسائی حاصل کی تو حکومت کو' ترقی اردو' کی اسکیم یاد آئی،اور جوشؔ کے طفیل ایک ادارہ'اردو ڈویلپمنٹ بورڈ' کے انگریزی نام سے قائم ہوگیا ان کو بورڈ کے ایک ممبر کے طور پر شامل اور لٹریری ایڈوائزر کے عہدے پر مقرر کردیا گیا''۔۱۰

ترقی اردو بورڈ کے قیام میں اپنی سعئ جمیلہ کے بارے میں حضرت شبیرحسن خان جوشؔ ملیح آبادی رقمطراز ہیں:

''سہروردی صاحب[حسین شہید سہروردی] کو وزیراعظم بنادیا گیا اور میں فکر میں پڑ گیا کہ'باب قرطاس وقلم' (اکاڈمی آف لیٹرز) کے نام سے جومنصوبہ طیّار کیا ہے اس کوسہروردی صاحب کی بارگاہ میں کیوں کر پیش کروں۔اور جب میں نے اپنے ایک مخلص دوست منّا ن خان ایڈووکیٹ سے اس کے متعلق مشورہ کیا تو انہوں نے کہا کہ میرے ایک بہت اچھے دوست ہیں محمود الحق عثمانی صاحب جوسہروردی صاحب کے مقربِ خاص ہیں ان سے کہوں گا کہ وہ آپ کوسہروردی صاحب سے ملا دیں چنانچہ ایک روز منان خان ،عثمانی صاحب کولیکر خود میرے گھر آگئے اور معاملہ طے ہوگیا اس کے دوسرے ہی دن عثمانی صاحب نے مجھے سہروردی صاحب سے ملا دیا،سہروردی صاحب نے میری تجویز کو بہت پسند کیا اور وعدہ فرمایا کہ میں اکیڈمی قائم کرادوں گا۔لیکن میری بدبختی دیکھئے کہ دوسرے ہی دن عثمانی اور سہروری کے مابین ایسا بگاڑ پیدا ہوگیا کہ ان کی آمدورفت ہی بند ہوئی۔۔۔بیگم شائستہ اکرام[ڈاکٹر بیگم شائستہ اکرام اللہ] کراچی آگئیں۔اور آفتاب احمد خان صاحب وزیراعظم کے سکریٹری بلکہ دستِ راست بن گئے۔۔۔بیگم صاحبہ، سہروردی کی رشتے کی

بہن تھیں، انہوں نے میرے مبالغہ آمیز 'محامد و محاسن' کچھ اس طرح دلنشین کردیئے کہ سہروردی صاحب جو خود بھی ایک ادبی اور صاحب جوہر آدمی تھے، مجھ پر بے حد مہربان ہوگئے۔ اس اثناء میں زبیری صاحب مرحوم[عترت حسین زبیری]تعلیمات کے سیکریٹری کے عہدے پر فائز ہوگئے۔۔۔اور مجھے مشورہ دیا کہ فنانس سیکریٹری ممتاز حسن صاحب سے مل لو۔انہوں نے مجھ سے یہ کہا کہ آپ کی اکاڈمی کی تجویز بہت لمبی چوڑی ہے اگر آپ اس کو تدوین لغت تک محدود کردیں تو فنانس اس کی منظوری دے دے گا، مجھے اپنی اس تجویز کے بچاؤ پر افسوس ہوا۔لیکن میں بے چارہ کر ہی کیا سکتا تھا، ناچار اسی شکل کو غنیمت سمجھا، میں نے ان کی بات مان لی'ترقی اردو بورڈ' وجود میں آگیا''۔۲۰

جوشؔ ملیح آبادی کے بیان اور شان الحق حقی کی تائید سے یہ بات حتمی ہے کہ 'ترقی اردو بورڈ' کے قیام کا سہرا یقیناً جوشؔ صاحب کے سر ہے وزارت تعلیم حکومت پاکستان کی قرارداد نمبر ایف۱۱-۳/۵۷-ای 17 بتاریخ ۱۴ جون ۱۹۵۸ء کے ذریعے 'ترقی اردو بورڈ' کا قیام عمل میں آیا، جس کی روح سے بورڈ کے مقاصد میں آکسفورڈ انگلش ڈکشنری (کلاں) کی نہج پر اردو کی ایک جامع لغت کی تدوین کے علاوہ اردو کی ترقی کے سلسلے میں وہ ضروری کام بھی انجام دینا شامل تھے جو حکومت اسے تفویض کرے۔

بورڈ کی عملاً تشکیل سے قبل ہی مشیر تعلیم ایس ایم شریف کی سفارش پر وزارت تعلیم نے جوشؔ ملیح آبادی کا تقرر، مشیر ادبی کے ۲؍ جون ۱۹۵۸ء کو بورڈ میں کیا۔جبکہ اس کی منظوری معاہدے کی شرائط اور مشیر ادبی کے فرائض طے کرنے کے لئے بورڈ کی نامزد کردہ خصوصی کمیٹی کا جلسہ وفاقی مشیر تعلیم کے کمرہ اجلاس میں ۱۰؍ اکتوبر ۱۹۵۹ء کو شام ساڑھے پانچ بجے منعقد ہوا۔جس میں مندرجہ ذیل اکابرین شریک ہوئے۔

۱۔ جناب ممتاز حسن، صدر

۲۔ بیگم شائستہ اکرام اللہ، نائب صدر

۳۔ جناب ایس ایم شریف، مشیر تعلیم (بلحاظ رکن)

۴۔ جناب ڈاکٹر مولوی عبدالحق، مدیر اعلیٰ اعزازی (لغات اردو)

۵۔ شان الحق حقی، سیکریٹری

جوشؔ صاحب کے فرائض کے بارے میں طے پایا کہ بورڈ جو کتابیں شائع کرے گا اس کے مسودات کو جانچنا اور مطبوعات کی نگرانی، لیکن ان امور میں جو لغت سے تعلق رکھتے ہیں مدیر اعلیٰ سے ہدایت لیں گے نیز یہ کہ مولوی عبدالحق صاحب اگر کچھ مزید فرائض جوشؔ صاحب کے ذمہ کرنا چاہیں تو تجویز کرسکتے ہیں، صدر جوشؔ صاحب کے کام پر نگرانی رکھیں گے اور ان کے کام کی ایک ششماہی رپورٹ مرتب کی جائی گی۔بیگم شائستہ اکرام اللہ نے جوشؔ صاحب سے پانچ سالہ معاہدے کی تجویز دی جبکہ مولوی عبدالحق کی رائے تھی کہ جوشؔ صاحب کو وہ فرائض سپرد کئے جائیں جو افسر انتظامی اور سیکریٹری انجام دیتے ہیں لیکن ان تجاویز سے باقی اراکین نے اتفاق نہیں کیا۔

بورڈ میں مشیر ادبی کی حیثیت سے جوشؔ صاحب کو تین سال کیلئے معاہدے پر رکھنے کی منظوری اس شرط پر دی گئی کہ یہ معاہدہ دونوں جانب سے چھ مہینے کے نوٹس پر قابل فسخ ہوگا اور معقول جواز موجود ہونے کی صورت میں ایک مہینے کے نوٹس پر ختم ہوسکے گا، قابل تجدید ہوگا۔ مشاہرے کی مد میں ایک ہزار پانچ سو روپے ماہوار، علاوہ الاؤنس، حسبِ قواعد، یعنی کل ۱۶۵۰ روپے ماہوار ادا کیا جائے گا۔

ترقی اردو بورڈ کے تاسیسی اراکین مندرجہ ذیل تھے۔

۱۔	جناب ڈاکٹر ممتاز حسن احسن	صدر بورڈ، کراچی وسیکریٹری مالیات حکومت پاکستان
۲۔	ڈاکٹر بیگم شائستہ اکرام اللہ	نائب صدر، کراچی
۳۔	جناب عترت حسین زبیری	رکن، بورڈ وسیکریٹری وزارت تعلیمات پاکستان
۴۔	جناب ڈاکٹر مولوی عبدالحق	مدیر اعلیٰ، اردو لغت، رکن وصدر انجمن ترقی اردو پاکستان
۵۔	جناب جوشؔ ملیح آبادی	مشیر ادبی ولغت، رکن
۶۔	ڈاکٹر شہید اللہ	رکن، صدر شعبہ بنگالی، راجشاہی یونیورسٹی (ڈھاکہ)
۷۔	ڈاکٹر ابواللیث صدیقی	رکن، صدر شعبہ اردو، جامعہ کراچی
۸۔	جناب رازق الخیری	رکن، مدیر ماہنامہ 'عصمت' کراچی
۹۔	جناب شان الحق حقی	رکن، وزارت اطلاعات ونشریات، حکومت پاکستان، کراچی
۱۰۔	جناب پیر حسام الدین راشدی	رکن، سندھی ادبی بورڈ، کراچی
۱۱۔	ڈاکٹر سید عبداللہ	رکن، پرنسپل اورینٹل کالج، لاہور
۱۲۔	جناب عبدالحفیظ کاردار	رکن ومعتمد، نائب مشیر تعلیم، وزارت تعلیمات پاکستان

بورڈ کا پہلا اجلاس ۳۰ / جولائی ۱۹۵۸ء کو ہوا۔ جس میں لغت کے منصوبے کی تفصیلات طے کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی جس نے آوکسفرڈ ڈکشنری (کلاں) کی وسعت، نہج اور معیار پر مبنی لغت کی اشاعت کے بارے میں سفارشات پیش کیں۔ جنہیں فروری ۱۹۵۹ء میں منظور کیا گیا اور ڈاکٹر مولوی عبدالحق، بابائے اردو نے یکم مارچ ۱۹۵۹ء کو مدیر اعلیٰ اردو لغت کا منصب چھ سو روپے ماہوار اعزازیہ کے ساتھ سنبھالا[۳۰] مولوی صاحب کی منشاء کے مطابق مختصر عملے کا تقرر ہوا۔ مولوی عبدالحق لغت کا کام ترقی اردو بورڈ میں کرنے کی بجائے انجمن ترقی اردو پاکستان کے دفتر میں اپنے مقرر کردہ مدیران لغت کے ساتھ کرتے تھے۔ ترقی اردو بورڈ جوشؔ ملیح آبادی اور تدوین لغت کے بارے میں مولوی عبدالحق کے تحفظات کے بارے میں شان الحق حقی لکھتے ہیں کہ:

''مولوی عبدالحق صاحب نے پہلے اجلاس میں شرکت سے گریز کیا، جس میں ان کا نام لغت کے مدیر اعلیٰ

کے طور پر تجویز کیا گیا، بورڈ کے ارکان ان کی خدمت میں یہ پیش کش لے کر حاضر ہوئے تو مولوی صاحب نے بورڈ سے اپنی برات کا اظہار کیا، اور کہا کہ جوش ملیح آبادی مقرر کئے جا چکے ہیں انہی سے کام لیجئے، میری کیا ضرورت ہے۔۔۔وہ اس بھروسے پر پاکستان منتقل ہوئے تھے کہ اردو یہاں کی قومی وسرکاری زبان بنے گی۔حکومت کو اردو کی ترقی کے لئے جو کام بھی کرانے ہوں گے 'انجمن ترقی اردو' ہی کے سپرد کئے جائیں گے۔یہ تحریک پاکستان کے زمانے میں گویا تحریک کا ایک ذیلی ادارہ یا کم ازکم موئید اوہمنوا سمجھی جاتی تھی۔۔۔زبان ایک 'حساس' مسئلہ بن گئی تھی، حکومت کو ہر قدم پھونک پھونک کر رکھنا تھا، وہ اس معاملے میں کسی آزاد ادارے پر بھروسہ نہیں کر سکتی تھی، معاملات کی باگ دوڑ اپنے ہی ہاتھ میں رکھنا چاہتی تھی، چنانچہ اس نے اردو کی ترقی کے لئے ایک علیحدہ بورڈ بنایا تو یہ بات مولوی صاحب کو خوش نہیں آسکتی تھی، وہ کہتے تھے کہ آخر انجمن کس لئے ہے، انہوں نے بڑی ردّوکد کے بعد لغت کا مدیراعلیٰ بننا اس شرط پر قبول کیا کہ جوشؔ صاحب کا لغت سے کوئی تعلق نہ ہوگا اور اس کے لئے جو عملہ مقرر کیا جائے اس کا انتخاب وہ خود کریں گے''۔۴۰؎

جوشؔ ملیح آبادی 'یادوں کی برات' میں اس حوالے سے لکھتے ہیں:

''بورڈ بن گیا تو انجمن ترقی اردو کے صدر مولوی عبدالحق صاحب کو رکنیت کی دعوت دی گئی مولوی صاحب مجھ کو ناپسند کرتے تھے اس لئے انہوں نے یہ جواب دیا اگر مجھ کو لغت کا چیف ایڈیٹر نہیں بنایا گیا تو میں رکنیت کی دعوت کو ٹھکرادوں گا۔ممتاز حسن صاحب نے مولوی عبدالحق صاحب کی اس ضد پر منہ بنایا۔۔۔لیکن، کچھ سوچ کر منظور کرلیا، اب کیا تھا عبدالحق چیف ایڈیٹر ہوگئے، انجمن ترقی اردو کے دفتر میں لغت کا کام ہونے لگا۔۔۔عبدالحق صاحب نے کوئی 'سوایا ڈیڑھ برس تک' مجھ سے کوئی کام ہی نہیں لیا۔۔۔تنگ آکر میں نے آخر ممتاز صاحب کو لکھا کہ مجھ سے لغت نویسی کا کام لیا جائے، اور جب انہوں نے مجھ کو لغت نویسی پر مقرر کردیا، تو مولوی عبدالحق صاحب کو اس قدر تاؤ آگیا کہ وہ ادارت ورکنیت، دونوں سے دست برداری پر آمادہ ہوگئے''۔۵؎

ترقی اردو بورڈ کے قیام میں عملاً جناب ممتاز حسن سیکریٹری مالیات اور ڈاکٹر عترت حسین زبیری مشیر وزارت تعلیم حکومت پاکستان کا مرکزی کردار تھا، تشکیل بورڈ کے وقت حکومت نے صرف لغت سازی کے منصوبہ سے اتفاق کیا تھا، جس کی تصدیق جوشؔ صاحب بھی کرتے ہیں۔بورڈ کے تحت باقی منصوبوں کی تکمیل میں جناب ممتاز حسن صدر اور شان الحق حقی سیکریٹری کی ذاتی دلچسپی اور کاوشوں کا دخل ہے، جنہوں نے اردو زبان کے فروغ اور نفاذ کے لئے بورڈ کی محدود حکومتی امداد میں سے کفایت شعاری اور قومی جذبۂ خدمت سے سرشار ذاتی مراعات لینے اور اسراف کرنے سے اپنے آپ کو الگ رکھا۔شان صاحب بورڈ میں اپنی شمولیت کے بارے میں لکھتے ہیں:

''بورڈ کی تشکیل ہوئی تو اس کے بارہ ارکان میں خاکسار کا نام بھی شامل تھا یہ جناب ممتاز حسن اور

ڈاکٹرعترت حسین کی ذرّہ نوازی تھی، ہر دو حضرت تدوین لغت سے میرے والد مرحوم[مولوی احتشام الدین] کے شغف اور خود میری دلچسپی سے واقف تھے،ورنہ میں اس وقت وزارت اطلاعات کے محکمہ فلم ومطبوعات میں فقط ایک اسسٹنٹ ڈائریکٹر تھا''۔ ۶؎

مولوی عبدالحق بورڈ کے زیرِنگرانی لغت کی تدوین کے حق میں نہ تھے،اس بارے میں شان الحق حقی صاحب کا بیان ہے کہ:

''بورڈ سے پہلی ملاقات میں مولوی صاحب نے یہ پیش کش بھی رکھی تھی کہ بورڈ اُسی لغت[لغت کبیر] کو کیوں نہ لے لے جو ابھی چھپی نہیں،دوسری لغت کی ضرورت ہی کیا ہے''۔ ۷؎

بورڈ کے منعقدہ اجلاس ۲/فروری ۱۹۵۹ء میں لغت کی تدوین کے بارے میں منظورہ کردہ سفارشات میں ڈاکٹر عترت حسین زبیری کی یہ تجویز بھی شامل تھی کہ اردو لغت کو آکسفورڈ ڈکشنری کے نمونے پر تاریخی اصول پر مدون کیا جائے۔بورڈ کی تشکیل کے ضمن میں تدوین لغت، جوشؔ ملیح آبادی اور مولوی عبدالحق صاحبان کا ذکر یہاں اس لئے ضروری تھا کہ آگے آنے والے ان نکات کو سمجھنے میں مدد ملے گی جو اردولغت کے ذیل میں زیر بحث آئیں گے۔

شان الحق حقی کی اردولغت (تاریخی اصول پر) کے لئے خدمات

وزات تعلیم وتحقیقاتِ علمی حکومت پاکستان نے[ابتداً وزارت تعلیم کا مکمل نام یہ ہی ہوا کرتا تھا] مراسلہ نمبر ایف۱۱-۳/۵۷ ای وی بتاریخ ۱۴ جون ۱۹۵۸ء کے تحت شان الحق حقی کو ترقی اردو بورڈ کراچی کا تاسیسی رکن نامزد کیا،بعدازاں ۲۸/اپریل ۱۹۵۹ء کو انہیں معتمد بورڈ بھی بنادیا گیا،شان الحق حقی نے بورڈ میں اٹھارہ سال چار ماہ چار دن خدمات انجام دیں،گرچہ انکی رضاکارانہ خدمت لغتِ جلدہفت دہم (سترھویں) تک ہر موقع پر بورڈ کوحاصل کررہی ہے بلکہ رجوع کرنے پر دستیاب رہیں۔یہ بھی اہم بات ہے کہ مدیراعلیٰ پروفیسر ڈاکٹر ابواللیث صدیقی بھی (جلد اول تاششم) شان الحق حقی سے مشاورت ہرقدم پر لیتے رہے جس کی تصدیق دفتری مراسلات اورنجی خطوط سے تو ہوتی ہے لیکن کسی بھی موقع پر مدیراعلیٰ نے اس کا اعتراف لغت کے کسی دیباچے میں نہیں کیا۔

'ترقی اردو بورڈ' کراچی میں عملاً لغت کی تدوین ۱۹۶۰ء سے شروع ہوئی،آکسفورڈ کی کلاں لغت المعروف آکسفورڈ انگلش ڈکشنری جو نیوانگلش بھی کہلائی،اس میں انگریز کی تین پشتوں کے تمام طبقات نے ستر برس تک اسمیں حصہ لیا اور تیرہ(۱۳) جلدوں کا یہ منصوبہ ۱۹۲۸ء میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔جبکہ جرمنی آکیڈمی آف سائنس ان برلن اور انسٹی ٹیوٹ گوٹن کن کے زیرِنگرانی سولہ(۱۶) جلدوں کے بتیس(۳۲) حصوں پر مشتمل جرمن ڈکشنری،' ترقی اردو بورڈ' کی تاسیس کے بعد ۱۹۶۱ء میں منظر عام پر آئی۔ پاکستانی قوم بجا طور پر اردو کی عظیم الشان لغت کی نصف صدی میں تکمیل پر فخر کرسکتی ہے[لیکن اس پر مسلسل نظر ثانی کا کام جاری رہنا چاہیے]۔

شان الحق حقی کی اردو لغت (تاریخی اصول پر) کے لئے خدمات کا مطالعہ کرنے سے قبل اردو لغت (تاریخی اصول پر) کی چند ظاہری، معنوی اور معلوماتی نکات پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

(i) اردو لغت منصوبہء کے بانی ڈاکٹر عترت حسین زبیری تھے۔

(ii) لغت کا نام پہلے اردو (کلاں) لغت پھر محیط اردو لغت (اسی نسبت سے بورڈ کے مطبع خانہ کا نام 'محیط پریس' رکھا گیا) اور حتمی طور پر اردو لغت (تاریخی اصول پر) طے پایا۔

(iii) اردو لغت (تاریخی اصول پر) کی تدوین کے اصول وضوابط اور معیار کو آکسفورڈ انگلش ڈکشنری کے مطابق رکھا گیا ہے۔

(iv) ابتداً اردو لغت کو منصوبہء تیرہ (۱۳) جلدوں پر مشتمل تھا جو بائیس (۲۲) جلدوں میں مکمل ہوا۔

(v) ہر جلد (جہازی) سائز (۴/۹x۱۱) ایک ہزار صفحات [سوائے جلد اول اس کے کل صفحات بشمول ضمیمہ ایک ہزار ایک سو پچانوے (۱۱۹۵) میں] ہر صفحہ دو کام اور ہر کالم ۵۰ سطری ہے۔

(vi) دلکش اور جاذب اردو لغت (تاریخی اصول پر) محمد جمیل ۸۰ کی خطاطی کا فن پارہ ہے۔

(vii) اردو لغت پر جلد اول تا چہارم (۱-۴) ناشر، ترقی اردو بورڈ جلد پنجم (۵) پر اردو ڈکشنری بورڈ جلد ششم تا شانزدہم (۶-۱۶) اردو لغت بورڈ قوسین میں (ترقی اردو بورڈ) جبکہ جلد ہفت دہم تا بیست و دوم (۱۷ تا ۲۷) اردو لغت بورڈ، کراچی وفاقی وزارت تعلیم، حکومت پاکستان کا خود مختار ادارہ۔

(viii) اردو لغت (تاریخی اصول پر) کا آغاز (الف مقصورہ) سے کیا گیا جبکہ تمام لغات (اردو/فارسی) (الف ممدوہ) سے شروع ہوتے ہیں۔

(ix) اردو لغت جلد اول تا ہفتم (۱۔۷) ہینڈ کمپوزنگ اور قدیم طریقہ طباعت کے ذریعے منصہء شہود پر آئیں۔

(x) اردو لغت جلد ہشتم (۷) کو پاکستان کی طباعتی تاریخ میں کمپوٹر کمپوزنگ کے ذریعے نسخ میں شائع ہونے والی 'پہلی کتاب' کا اعزاز حاصل ہے۔

(xi) اردو لغت جلد اول تا شانزدہم (۱۔۱۶) نسخ پر شائع ہوئی۔

اردو لغت (تاریخی اصول پر)

مطبوعہ جلدیں (سن وار)

شمار	جلد	مدیر اعلیٰ	سن طباعت	مشمولات
(۱)	جلد اول	ڈاکٹر ابواللیث صدیقی	(۱۹۷۷)	الف مقصورہ (الف)......تا......ایہاں اوہاں
(۲)	جلد دوم	ڈاکٹر ابواللیث صدیقی	(۱۹۷۹)	الف ممدودہ (آ)......تا...... بیہار
(۳)	جلد سوم	ڈاکٹر ابواللیث صدیقی	(۱۹۸۱)	بھ......تا...... پر یہوا
(۴)	جلد چہارم	ڈاکٹر ابواللیث صدیقی	(۱۹۸۲)	پڑ......تا......تحریراً
(۵)	جلد پنجم	ڈاکٹر ابواللیث صدیقی	(۱۹۸۳)	تحریری......تا تھیئڑ
(۶)	جلد ششم	ڈاکٹر ابواللیث صدیقی	(۱۹۸۴)	ٹ......تا...... جہاں گرد
(۷)	جلد ہفتم	ڈاکٹر فرمان فتح پوری	(۱۹۸۶)	جہاں گردی......تا...... چھیہ
(۸)	جلد ہشتم	ڈاکٹر فرمان فتح پوری	(۱۹۸۷)	ح......تا...... دانا
(۹)	جلد نہم	ڈاکٹر فرمان فتح پوری	(۱۹۸۸)	داناؤں کی دُور بلا......تا...... دھنک
(۱۰)	جلد دہم	ڈاکٹر فرمان فتح پوری	(۱۹۸۹)	دھنک......تا...... ریہو
(۱۱)	جلد یازدہم	ڈاکٹر فرمان فتح پوری	(۱۹۹۰)	رھ......تا......سن
(۱۲)	جلد دوازدہم	ڈاکٹر فرمان فتح پوری	(۱۹۹۱)	سن......تا......صیہونیت
(۱۳)	جلد سیزدہم	ڈاکٹر فرمان فتح پوری	(۱۹۹۱)	ض......تا......فکر ہر کس بقدر ہمت اوست
(۱۴)	جلد چاردہم	ڈاکٹر فرمان فتح پوری	(۱۹۹۲)	فکراً......تا......کمشیرن/کشمیرنی
(۱۵)	جلد پانزدہم	ڈاکٹر فرمان فتح پوری	(۱۹۹۳)	کشمیری......تا......گر......گرانا
(۱۶)	جلد شانزدہم	ڈاکٹر فرمان فتح پوری	(۱۹۹۴)	گرگر بدیا سرسر عقل/گیان......تا......لوگڑا
(۱۷)	جلد ہفت دہم	مرزا نسیم بیگ (قائم مقام)	(۲۰۰۰)	لوگن......تا......مستزادہ
(۱۸)	جلد ہژدہم	ڈاکٹر یونس حسنی	(۲۰۰۲)	مستسعاد......تا......منھ ہے کہ بلا
(۱۹)	جلد نوزدہم	ڈاکٹر رؤف پاریکھ	(۲۰۰۳)	منہا......تا......نشاپور
(۲۰)	جلد بیستم	ڈاکٹر رؤف پاریکھ	(۲۰۰۵)	نشانات......تا......نھ
(۲۱)	جلد بیست ویکم	ڈاکٹر رؤف پاریکھ	(۲۰۰۷)	و......تا...... ہزار ہا
(۲۲)	جلد بیست ودوم	فرحت فاطمہ رضوی (قائم مقام)	(۲۰۱۰)	ہزاری......تا......ییئی

'اردو لغت' (تاریخی اصول پر) کا فنی جائزہ کیونکہ موضوع کا حصہ نہیں اس لئے اب ہم شان الحق حقی کی ان خدمات کا ذکر کرینگے جو انہوں نے 'اردو لغت' کے لئے انجام دیں ہیں۔ترقی اردو بورڈ کی تشکیل کے ذکر میں جوشؔ صاحب اور مولوی عبدالحق صاحب کے معاملات کا تذکرہ کرتے ہوئے ہم نے لکھا تھا کہ لغت کی تدوین اور بورڈ کے معاملات کو بہتر انداز میں سمجھنے میں معاون ہونگے یہاں اس بات کا اعادہ اس لئے کیا ہے کہ ہم ساری توجہ شان الحق حقی کی ان خدمات کو واضح کرنے پر رکھیں گے جو تدوین لغت کے ضمن میں بورڈ کی تاریخ کا ناقابل فراموش باب ہے۔جوشؔ صاحب اور مولوی عبدالحق صاحب کے درمیان سردمہری اور لغت کے کام کو سنجیدگی سے نہ لینے کے سبب وہ فرض بھی حقی صاحب نے اتارے جو ان پر واجب بھی نہیں تھے۔حقی صاحب اہل زبان ہونے کے ساتھ ہی ایک ماہر لغت نگار زبان پر کامل قدرت کے مالک اور استاد شاعر مولوی احتشام الدین حقی دہلوی (پیدائش ۱۸۸۲ء وفات ۱۹۴۵ء) کے فرزندارجمند اور وارثِ لغت نویسی تھے،اس لئے تدوین لغت سے میلان طبع موزوں تھا۔ چند مستند معتمد اہل دانش مولوی احتشام الدین حقی کو انجمن ترقی اردو ہند کے منصوبہ لُغت کبیر کا مدون کار کہتے ہیں لیکن یہ ہی وہ تناؤ تھا جو بورڈ کے وجود میں آنے کے بعد بھی حقی صاحب اور مولوی صاحب کے درمیان تدوین لغت کے لئے کشیدہ فضاء کا سبب رہا جبکہ جوشؔ صاحب اپنے مخصوص مزاج علمی و ادبی مقام ورتبے کی وجہ سے مولوی عبدالحق کو کبھی مقرب نہ ہوسکے۔

اس بات میں دورائے نہیں کہ قیام بورڈ کا اولین مقصد اردو لغت کی تدوین اور اس کے خالق جوشؔ ملیح آبادی تھے اردو کی ترقی اور فروغ کے لئے یقیناً یہ جوشؔ ملیح آبادی کی عظیم قربانی تھی کہ انہوں نے فطری مزاج کے برخلاف مدیراعلیٰ اردولغت کے منصب کے لئے مولوی عبدالحق کے مطالبے پر ان کے حق میں تعظیماً ردعمل سے گریز کیا اور ان کے مشورے کے پابند ہونے پر بھی رضامند رہے۔

بورڈ کے پہلے معتمد عبدالحفیظ کاردارایک سال سے کچھ زائد عرصے خدمات انجام دینے کے بعد جنوری ۱۹۵۹ء کو واپس اپنے سابقہ محکمے (تعلیمات) چلے گئے حکومت نے شان الحق حقی صاحب کو معتمد بناتے ہوئے انتظامی اور لغت کے معاملات کے لئے جوابدے کیا۔مولوی عبدالحق صاحب نے تدوین لغت کے مدیر کے طور پر ڈاکٹر شوکت سبزواری، سید ہاشمی فرید آبادی اور ڈاکٹر محمد شہید اللہ کا تقرر کرتے ہوئے انہیں اپنے پاس انجمن ترقی اردو کے دفتر میں ہی لغت کے کام پر معمور کیا۔بورڈ کا مرکزی دفتر شہر کے ایک کونے (ڈرگ روڈ) اور شعبہ لغت کا دفتر دوسرے کونے سے (شارداودیا مندر، واقع مشن روڈ) تھا، اس تقسیم کی وجہ مولوی عبدالحق کا جوشؔ ملیح آبادی کے ساتھ ایک جگہ نہ بیٹھنا تھا۔اس صورت حال سے تدوین لغت میں حائل ہونے والے مسائل کے بارے میں حقی صاحب لکھتے ہیں:

> ''مجھے اعزازی سیکریٹری مقرر کردیا گیا۔۔۔اس سے پہلے میرا بورڈ سے اتنا ہی تعلق تھا کہ جب جلسہ ہوا تو شرکت کے لئے چلا آیا،دفتر بہت دور ڈرگ روڈ پر لال کوٹھی کے پاس تھا،لہذا جانا آنا بھی آسان نہ تھا،اب یہ ذمہ داری مجھ پر آپڑی تو جانا روز کا معمول بن گیا،ممبر اور سیکریٹری کی حیثیت سے مجلس ادارت کا بھی از روئے عہدہ رکن تھا اور حکومت کی ہدایت کے مطابق مجھے رفتار کار پر نظر رکھنی تھی۔میں نے پہلے ہی

دن فرداً فرداً اصحاب عملہ کے پاس جاکر ملاقات کی اور پوچھا کہ کون صاحب کیا کام کرتے ہیں ایک صاحب نے جو اسکالر بھرتی ہوئے تھے بتایا کہ میں مطالعہ کتب کرتا ہوں،کام کے الفاظ پر نشان لگاتا جاتا ہوں۔معلوم ہوا کہ ایک ہی کتاب کوئی تین مہنے سے ان کے مطالعے میں ہے میں نے وہ ان سے لے لی اور اگلے دن پڑھ کر واپس کردی کام کے الفاظ پر نشان لگا دیئے،ایک اور صاحب نے کہا وہ کارڈنویسی میں کتاب پر سے نشان زدہ الفاظ اور جملے کارڈوں پر کتاب اور صفحے کے حوالے کے ساتھ نقل کرتے ہیں آج طبیعت ٹھیک نہ تھی چند ہی کارڈ لکھ سکے ہیں۔معلوم ہوا کہ کارڈ نویس صاحبان دن بھر میں تیس پنتیس کارڈ لکھ لیتے ہیں میں نے ان سے بھی وہ کتاب لے لی اور رات تو کالی ہوئی مگر اگلے دن انہیں سواسو کارڈ لکھ دے دیئے اور کہا کہ دن بھر میں جتنے کارڈ لکھے جائیں میری میز پر رکھوادیا کریں میں شام کو آتا ہوں مجھے دلچسپی ہے دیکھ لیا کروں گا اگلے دن اٹھا لیا کریں اب وہ کس منہ سے میرے سامنے تیس پنتیس کارڈ رکھیں۔مسکرا کرکہا،آپ کی اور بات ہے آپ کا مقابلہ تو مشکل ہے مگر خاصی کھلبلی مچی۔۔۔ایک دن میں انجمن کے دفتر بھی مدیر صاحبان سے ملاقات کے لئے پہنچا۔ڈاکٹر سبزواری،مولوی سید ہاشمی فرید آبادی یہ دواصحاب ادارت کے لئے مقرر ہوئے تھے،اور ڈاکٹر محمد شہید اللہ ہندی الفاظ کی اصل واشتقاق لکھنے پر کہ سنسکرت بھی جانتے تھے۔اور اردو فاسی بھی بے شک وہ کام کے لئے موزوں آدمی تھے،ڈاکٹر سبزواری اس وقت موجود نہ تھے میں نے دیکھا کہ سید ہاشمی صاحب ایک رجسٹر پر لغت لکھ رہے ہیں میں نے کہا کہ ہاشمی صاحب لغت تو کارڈوں پر تیار ہوتی ہے بعد میں کوئی اضافہ اس مسودے میں کیا گیا تو کیونکہ ہوگا اور اس میں تو سندیں بھی نہیں،سندیں آئیں گی تو کیوں کرکھپائی جائیں گی۔انہوں نے کہا ہم تو مولوی صاحب کی مرتب کردہ لغت ہی کونقل کررہے ہیں اب اس میں اور اضافہ کیا ہوگا اور ہوتو پشت کا صفحہ خالی چھوڑتے ہی جاتے ہیں کچھ کھسیانے بھی ہوئے کہ یہ اس نے اچھی گرفت کی۔۔مگر میں ان کی لغت نگاری کے اس طریقے کو دیکھ کر حیران رہ گیا دراصل سب وقت گھلانے اور کام کو ٹالنے کی باتیں تھیں لوگوں کے دل میں خواہ مخواہ یہ خیال بیٹھ گیا تھا،خصوصاً عملہء لغت کے دل میں کہ مولوی صاحب اس ادارے اور لغت نویسی کو اپنی لغت[لغت کبیر] کے ہوتے ہوئے چلنے نہیں دیں گے۔'تم بھی چلے چلو یونہی جب تک چلی چلے'،بورڈ سے پہلی ہی ملاقات میں مولوی صاحب نے یہ پیش کش بھی رکھی تھی کہ بورڈ اُسی لغت کو کیوں نہ لے لے جو ابھی چھپی نہیں،دوسری لغت کی ضرورت ہی کیا ہے''۔۹؎

اردوڈکشنری بورڈ (ترقی اردو بورڈ) اور اردولغت کے منصوبے کے بارے میں مولوی عبدالحق کے معتقدین نے ہمیشہ حقائق کو مبالغہ آرائی سے جھٹلانے کی کوشش دیدی دلیری سے کی ہے ملاحظہ فرمایئے:

''لغت کبیر اردو۱۰؎ کے لئے حکومت نے مولوی صاحب[مولوی عبدالحق] کی حیات میں ہی اردولغت بورڈ قائم کردیا تھا بلکہ مولوی صاحب کو اس کا مدیراول اور سرپرست (مولوی صاحب،مدیراعلیٰ تھے،سرپرست کبھی نہیں رہے) بھی مقرر کردیا تھا کسی معاوضے کے بغیر[مولوی صاحب کا معاوضہ ۵۰۰ روپے ماہوار تھا]اس

طرح انجمن نے ایک بڑے ادارے کو جنم بھی دیا،جس نے تادم تحریر اٹھارہ جلدیں مرتب وشائع کردی ہیں خودمولوی صاحب کے زمانے میں بے شمار الفاظ کے کارڈ بن چکے تھے۔انجمن پہلے لغات کے نمونے بورڈ بننے کے بعد بھی شائع کرتی تھی[انجمن اپنے رسالے'اردو' میں لغت کبیر کے نمونے شائع کرتی تھی نہ کہ اردولغت (تاریخی اصول پر) کے''۔۱۱

اس صورتحال میں ہر گزرتے دن کے ساتھ اضافہ ہوا،حقی صاحب تدوین لغت میں ضوابط کی پابندی کے ساتھ ہی کام کی رفتار کوبھی مناسب حد میں رکھنا چاہتے تھے کہ منصوبہ اپنے طے شدہ وقت پر مکمل ہوسکے،مسئلہ اپنی جگہ کہ کام آگے بڑھے تو کیسے؟سرکاری ملازمت کے تحفظ کا احساس سست روی اور تساہل سے ہٹنے نہیں دیتا تھا،دوسری طرف جوشؔ صاحب وقت کے پابند باقاعدہ دفتر آتے اور اپنا دفتر سجائے خالی بیٹھے رہتے یا ملاقاتیوں کا مجمع لگا رہتا،اس معاملے پر حقی صاحب رقمطراز ہیں:

''انہیں (جوشؔ صاحب) مجلس ادارت بھی شریک نہ کیا گیا یہ بات ہمارے لئے بڑی الجھن کا سبب تھی،بجٹ کے سلسلے میں حکومت کی طرف سے پوچھا گیا کہ ہرفرد کی بابت فرداً فرداً بتایاجائے کہ کیا کام کرتے ہیں میں نے جوابی مراسلہ مولوی صاحب کی خدمت میں ملاحظے کے لئے بھیجا تو ان کی طرف سے یہ لکھا ہوا آیا کہ:

''ص ۲ پارہ ۲ میں یہ بتایا گیاہے کہ مدیراعلیٰ اعزازی کے لئے ایک ہمہ وقتی سینئر افسر کی ضرورت ہے۔ادبی مشیر جوشؔ صاحب یہ کام انجام دیتے ہیں، یہ صحیح نہیں۔۔۔لغت کے سلسلے میں کسی ادبی مشیر کے تقرر کی سفارش نہیں کی اور نہ ادبی مشیر کا لغت کی تدوین سے کوئی تعلق رہاہے اس پارے کو حذف کردیاجائے''۔۱۲

اس کے بعد تدوین لغت کے وہ تمام بنیادی کام جو مدیراعلیٰ اور مدیران کو کرنا چاہیے تھے اپنے فرائض منصبی میں شامل نہ ہونے کے باوجود حقی صاحب نے محبّ اردوہونے کے ناطے انجام دیئے اور اس سلسلے میں مولوی عبدالحق سے مشاورت کا عمل بھی جاری رہا بہرحال مدیراعلیٰ تو وہی[مولوی عبدالحق] تھے، اس ضمن میں اپنی مشاورت اور کام کے حوالے سے حقی صاحب کا ایک بیان ملاحظہ ہو:

''میں نے اس کے بعد مدیروں کے کارڈ کا نمونہ تیار کیا، انہیں یکجا کیا،محفوظ اور ترتیب سے باندھ کر رکھنے کے لئے ایک فیتے دار طبلق کا نمونہ بھی خود ہی قینچی سے کاٹ کر اور فیتہ چپکا کر مولوی صاحب کی خدمت میں بھجوادیا کہ اگرمنظور فرمائیں تو مدیرصاحبان کے لئے اس طرح کے کارڈ اور طبلق تیار کروادیئے جائیں''۔۱۳

ایسے بے شمار چھوٹے چھوٹے لیکن اہم امور حقی صاحب نے مسلسل انجام دیئے،لیکن مولوی عبدالحق نے ان کی مشاورت اور تجاویز کو کثرت سے نظرانداز کیا۔شان الحق حقی نے اردولغت کے منصوبے کو قومی جذبے کے ساتھ اپنے اہم سرکاری منصب کے ساتھ مجموعی طور پر اٹھارہ سال اعزازی طور پر زندگی کی پہلی ترجیح کے طور پر انجام دیا،منصوبہءلغت کے لئے ان خدمات کو اجاگر کرنا مقصود ہے جو اردولغت کی تکمیل کے لئے کلیدی نوعیت کی تھیں اور ان میں حقی صاحب کا کردار عملاً

مرکزی نوعیت کا ہے۔اردولغت (تاریخی اصول پر) کا بنیادی خاکہ کی مجلس اعلیٰ سے منظوری شان الحق حقی کی ذاتی کاوش تھی۔ جس سے مجلس ادارت اور تدوین کاروں کو مثبت راہ ملی اور وہ عرق ریزی کی مشقت سے بھی دور رہے۔لغت کے لئے حقی صاحب کا پیش کردہ خاکہ اور رہنما اصول۔

☆ **اصول ترتیب وتسوید اردولغت (تاریخی اصول پر)**

i) غایت وحدودِکار

۱۔ یہ لغت تاریخی اصول پر مرتب کی جارہی ہے اور اس میں حتی الوسع انگریزی کی کلاں آکسفورڈ ڈکشنری کا اتباع کیا گیا ہے،

چنانچہ اس میں اردو کے تمام متداول،متروک، نادرالاستعمال مفرد اور مرکب الفاظ،محاورات اور امثال درج کئے گئے ہیں نیز منتخب اعلام اور اقوال بھی جو کسی عنوان سے لغت کے حکم میں آتے ہیں یا لغت میں جگہ پانے کے لائق ہیں شاملِ لغت کئے گئے ہیں۔

۲۔ دوسری زبانوں کے مرکب اور مفرد دخیل الفاظ بھی جو اردو ل بول چال میں رائج ہیں یا کسی زمانے میں رائج تھے یا اردو تصانیف میں استعمال ہوئے ہیں،عموماً شامل کئے گئے ہیں۔

۳۔ مقامی الفاظ بھی جو کسی خاص خطے سے مخصوص ہیں اور اردو مصنفین کی تحریروں میں ان کے استعمال کی مثالیں مہیا ہیں، درج لغت ہوئے ہیں پاکستانی زبانوں کے الفاظ جو اردو میں شامل ہوگئے ہیں یا اردو مصنفین نے برتے ہیں جہاں تک ممکن تھا شامل کئے گئے ہیں۔

۴۔ ترکیب کے ذیل میں وہ الفاظ بھی آتے ہیں جو اسم اور فعل یا اسم اور فعلِ امدادی سے مل کر بنے ہیں(یہ بطور تابعات درج ہوئے ہیں) اور وہ بھی جو مستقل سابقوں یا لاحقوں سے مل کر بنے ہیں،ہر ترکیب لغت نہیں بنتی،البتہ جہاں ترکیب لگی بندی صورت رکھتی ہے،یا ترکیب سے معنی میں اضافہ ہوتا ہے،یا اجزائے ترکیب کا مفہوم علیحدہ علیحدہ مبہم یا ناقص ہے،وہاں مرکب کو مستقل کلمہ شمار کیا گیا ہے،ترکیب ناقص بھی ہوتی ہے جیسے: اب کے،اب تہ تب،اب جب وغیرہ (متعلقاتِ فعل) اور تام بھی،جیسے: اب آؤ تو جاؤ کہاں،(روزمرہ) اب اللہ ہی اللہ (فقرہ)

۵۔ مختلف علوم وفنون کی مخصوص اصطلاحات کو بھی عموماً لغت میں جگہ دی گئی ہے،خصوصاً جو بنیادی نوعیت کی ہیں،لیکن ذیلی یا تحتی اصطلاحات عموماً خارج رکھی گئی ہیں کیونکہ ان سے خصوصی دلچسپی رکھنے والے عموماً ان کی تشریح وتفصیل لغت میں نہیں بلکہ متعلقہ علم وفن کی خصوصی کتابوں میں تلاش کریں گے۔جیسے: قضیہ مطلقہ عامہ،سیدھا مشک ہند،الٹا مشک ہند: (مخصوص پینترے)،جذام الاظلفار،بحررمل مطوی مخبون وغیرہ،صرف مشک ہند ،جذام اور رمل کی تشریح کافی ہے۔

۶۔ اعلام میں سے صرف وہی درج کئے گئے ہیں جو ادب میں کسی خاص مجازی معنی میں مستعمل ہے جیسے حاتم بمعنی سخی،رستم بمعنی بہادر،بکثرت ادب میں استعمال ہوتے ہیں اور ان کی طرف تلمیح کی جاتی ہے،جیسے: طور،یوسف وغیرہ،یہی

کلیہ معروف القاب پر بھی عائد ہوتا ہے ،جیسے: اسداللہ شرِخدا،امام آخرالزماں،ذوالنورین،امام اعظم،روح اللہ،کلیم اللہ،بکرماجیت،کرشن کنھیا،سلطان الہند،غریب نواز،گنج بخش،محبوب سبحانی،قائداعظم،شاعرِمشرق۔

۷۔ سابقے اور لاحقے میں مستقل کلمات کے طور پر لائق اندراج خیال کئے گئے ہیں،مثلاً ا،ان،بن،بے(سابقہ نفی)، ان (لاحقہ حاصل مصدر) جیسے :اتران،اُٹھان،وا(لاحقہ تحقیر وتصغیر) ،جیسے: بھڑوا،رنڈوا،گھروا،مٹھوا،ان میں نیم لاحقے اور نیم سابقے بھی شامل ہیں،یعنی وہ جو سابقے یا لاحقے کے طور پر استعمال ہونے کے علاوہ علیحدہ بھی مستعمل ہیں یا کسی با معنی کلمے سے مشتق ہیں،مثلاً (سہ رنگا،سہ درہ،سہ راہہ) آمیز،آمیزی (رنگ آمیزی،کم آمیز) باختہ(آبرو باختہ،حواس باختہ)۔

۸۔ لغت میں عریاں الفاظ کا اندراج ناگزیر ہے۔جُملہ اعضائے بدن کے ناموں کے علاوہ فحش،بازاری،سوقیانہ،عوامی ،ہرقسم کے الفاظ اور محاورے ،یہاں تک کہ دشنام وغیرہ بھی لغت کے دائرے سے خارج نہیں ہیں،لیکن تشریح میں متانت ملحوظ رکھی گئی ہے،اورحتی الامکان مذموم مثالوں کے اندراج سے احتراز کیا گیا ہے۔

۹۔ تاریخی اصول کےتحت ہر لفظ کے استعمال کی مثالیں تابمقدور زبان کے ہر دور سے مع حوالہ پیش کی گئی ہیں اور الفاظ کے معنی یا تلفظ میں عہد بعہد جوتبدیلیاں وقوع ہورہی ہیں ان کو واضح کیا گیا ہے اس سلسلے میں حسب ذیل تین دور قائم کئے گئے ہیں جس سے کم ازکم ایک مثال درج کرنے کی کوشش کی گئی ہے:

(۱) از ابتدا تا ۱۷۰۰ء

(۲) از ۱۷۰۰ء تا ۱۸۵۷ء

(۳) از ۱۸۵۷ء تاحال

چونکہ مرتبین لغت کا منصب وضع لغت نہیں ہے اس لئے تالیف میں اپنی طرف سے الفاظ یا اصطلاحات وضع کرنے سے پرہیز کیا گیا ہے،صرف معلومہ الفاظ کا احاطہ کیا گیا ہے اور اختلافات کو واضح کردیا گیا ہے البتہ تشریحات کی عبارتیں مرتبین نے اپنی(بلکہ اپنی اپنی) زبان میں اور اپنے اپنے محاورے کے مطابق لکھی ہیں جس سے وہ مانوس ہیں اور جو بہرحال مستند بھی ہے۔

ii) اُصولِ تدوین

طریقِ اندراج

ہر لفظ کو ترتیب تہجی سے اعراب مکتوبی کے ساتھ درج کرنے کے بعد اس کا تلفظ اعراب ملفوظی کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے، پھر قواعدی (صرفی) حیثیت بتائی گئی ہے، پھر متبادل تاریخی مروجہ شکل(اگر کوئی ہے) پھر معنی کی تشریح کی گئی ہے اور مختلف معنی کی صورت میں ہر معنی کے تحت علیحدہ مثالیں تاریخ وار درج کی گئی ہیں اس کے بعد ضروری ہوا تو (فائدہ) کے زیرعنوان کسی خاص لغوی نکتے کی وضاحت کی گئی ہے جوتشریح کے علاوہ ہے آخر میں اشتقاق درج کیا گیا ہے۔

ترتیبِ تہجی

(i) لغت میں جو ترتیب تہجی اختیا کی گئی ہے اس کی تفصیل وترتیب یہ ہے :

ا، آ، ب، بھ، پ، پھ، ت، تھ، ٹ، ٹھ، ث، ج، جھ، چ، چھ، ح، خ، د، دھ، ڈ، ڈھ، ز، ژ، رھ، ڑ، ڑھ، ز، ژ، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق، ک، کھ، گ، گھ، ل، لھ، م، مھ، ن، نھ، و، ہ، (ۃ)، ء، ی، ے۔

فائدہ ان سے سب حروف کلمہ کے شروع میں نہیں آتے ،لیکن یہ سب اردو مستقل اصوات کے ترجمان ہیں اور علیحدہ صوتیوں (Phonemes) کی حیثیت رکھتے ہیں لہٰذا ان سب کا بطور مجرد حروف کے اندراج کیا گیا ہے، اور لفظ کی ترتیب میں بھی انہیں علیحدہ علیحدہ حروف شمار کیا گیا ہے۔

(ii) واومعروف کو واومجہول پر اور یائے معروف کو یائے مجہول پر ترجیح دی گئی ہے ،یعنی بڑی، بڑے سے پہلے درج ہوا ہے، یہ ترجیح صرف وہاں دی گئی ہے، جہاں 'ی یا' لفظ کے آخر میں سالم شکل میں آئی ہے، کلمے کے درمیان صرف معروف یا مجہول آواز کی بنا پر نہیں، کیونکہ ترتیب میں صرف شکل قابل لحاظ ہوتی ہے نہ کہ آواز، چنانچہ 'پِی'، 'بے' سے پہلے درج کیا گیا ہے۔

(iii) رھ، ڑھ، لھ، مھ، نھ، اور ء کو علیحدہ حروف گردانا گیا ہے، کیونکہ یہ خواہ شروع میں نہ آئیں یا کم آئیں، لیکن اردو الفاظ میں بھ، تھ، کھ، گھ، وغیرہ ہی کی طرح موجود ہیں ۔

(iv) تائے مدورہ (ۃ) اگرچہ صوتی ولغوی اعتبار سے حرف ت کی ہم قیمت یا اس کا بدل ہے، لیکن بلحاظِ صورت چھوٹی یاہائے ہوز کی ہمشکل ہے: لہٰذا اسے ترتیب تہجی میں چھوٹی کے بعد رکھا گیا ہے جہاں املا اردو میں دونوں طرح مروج ہے وہاں لفظ کا اندراج تائے قرشت یا فوقانی (ت) کے لحاظ سے کیا گیا ہے اور متبادل صورت اسکے مقابل درج کردی گئی ہے۔

(v) ترتیب تہجی کے ساتھ ساتھ اعرابی ترتیب کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے چنانچہ فتحہ سب سے پہلے اس کے بعد کسرہ اور آخر میں پیش، مثلاً اُدھر، اِدھر، اُدھر وغیرہ۔

املا

املا کے ضمن میں حسبِ ذیل اصول اختیار کئے گئے ہیں:

۱۔ ی (معروف) اور ے (مجہول یا لین) میں تفریق ملحوظ رکھی گئی ہے، چھوٹی ی صرف معروف آواز کے لئے اور بڑی 'ے' مجہول اور لین آواز کے لئے استعمال کی گئی ہے۔

۲۔ ہائے دوچشمی صرف مخلوط آوازوں کے لئے استعمال کی گئی ہے۔

۳۔ ہندی اصل کے الفاظ کے آخر میں عموماً 'ہائے مختفی' کی بجائے الف لکھا گیا ہے، لیکن چونکہ ان میں سے بعض الفاظ کثرت سے 'الف' کی بجائے 'ہائے مختفی' سے لکھے جاتے ہیں ان کی یہ متبادل شکل بھی اصل لفظ کے مقابل درج

کردی گئی ہے۔

۴۔ 'ہمزہ' جو اکثر عربی اسما کے آخر میں آتی ہے، اسے مجرد الفاظ سے حذف کردیا گیا ہے البتہ اشتقاق کے ذیل میں اصل عربی لفظ 'ہمزہ' کے ساتھ درج کیا گیا ہے، ترکیب میں جہاں 'ہمزہ' تلفظ میں آتی ہے وہاں لکھی گئی ہے۔

۵۔ اردو کلمات میں جہاں 'ہمزہ' کی آواز پیدا ہوتی ہے وہاں 'ہمزہ' لکھی گئی ہے۔

۶۔ ان مرکب الفاظ کو جو یکجا ہوکر ایک کلمہ شمار ہوتے اور بکثرت تحریر میں آتے ہیں، عموماً ملا کر لکھا گیا ہے، جیسے:

امسال، منجانب، وغیرہ لیکن جہاں ایسے مرکباب تحتی الفاظ کے طور پر آتے ہیں وہاں لامحالہ دولغت ہوگئے ہیں۔ م: 'قلم' کے تحت قلم دان، 'تا' کے تحت تاوقتیکہ۔

۷۔ مصادر میں جہاں دو 'نون' ساتھ آئے ہیں انہیں 'ن' مشدد میں تبدیل نہیں کیا گیا۔

۸۔ اگر املا میں اختلاف یا تنوع پایا جاتا ہے، تو وہ صورت قابل ترجیح خیال کی گئی ہے جو صوتی لحاظ سے مروج تلفظ کے زیادہ مطابق ہے۔

۹۔ 'الف' اور 'ہ' پر ختم ہونے والے الفاظ میں امالہ بڑی 'ے' سے ظاہر کیا گیا ہے اور 'ح' یا 'ع' پر ختم ہونے والے الفاظ میں جہاں امالہ واقع ہوا ہے وہاں 'ع' یا 'ح' کے ماقبل حرف کے نیچے کسرہ تصور کیا گیا ہے۔

اعراب

لغت میں مندرج ہر کلمے کے اعراب تفصیل سے دیے گئے ہیں اور مختلف فیہ الفاظ کا تلفظ بھی واضح کردیا گیا ہے۔

اوقاف ورموز

جدید مستند طریقے کی پابندی کی گئی ہے اور وہی علامات اختیار کی گئی ہیں جو انگریزی اور اردو کی جدید علمی تحریروں میں برتی جارہی ہے۔ مختصراً:

۱۔ وقفہء کامل کے لئے ڈیش کی جگہ نقطہ (ختمہ) لگایا گیا ہے۔

۲۔ وقفہء خفیف کے لئے کوما (،) اور مرکب جملوں میں مفہوم کی صراحت اور تحتی جملوں میں تمیز کے لئے حسب موقع نصف وقفی سیمی کولن (؛) استعمال کیا گیا ہے۔ تشریح میں معنی کی ایک ہی شق کے اندر خفیف فرق کو واضح کرنے کے لئے بھی سیمی کولن استعمال کیا گیا ہے، جیسے: مان، پاس، لحاظ، توقیر، قدر شناسی؛ اعتراف کولن (:) تفصیل واقتباس کی علامت کے طور پر استعمال کیا گیا ہے یا دو عبارتوں کو مربوط کرنے کے لئے، نیز حوالے میں صفحہ نمبر ۷ سے پہلے، اس صورت میں کہ کتاب کی کسی ایک جلد کا حوالہ دیا ہو، جیسے: سرسید، مضامین، ۵:۳۰۰) افقی خط یا ڈیش (-) کا استعمال شاذ ہوا ہے اور ہائی فن (-) کا بالکل نہیں، ڈیش حذف کو ظاہر کرنے کے لئے آیا ہے، جیسے:

ناچ نہ جانوں (- جانے)، آنگن ٹیڑھا، یا جان کے تحت (- سے جانا)، یہاں ڈیش جان کا قائمقام ہے۔ آڑا

خط(/) متبادل الفاظ کے درمیان لگایا گیا ہے ،جیسے:اباجان/ جانی،ستارہ(*) کسی کتاب کے نام کے ساتھ اس بات کی علامت ہے کہ یہ کسی اور زبان (مثلاً فارسی) کی کتاب ہے،جس میں کوئی اردو لفظ آیا ہے۔کسی لفظ کی تشریح کے آخر میں اس بات کی علامت ہے کہ مثالوں کے ختم پر فائدہ کے تحت کچھ مزید روشنی اس کے معنی یا استعمال پر ڈالی گئی ہے۔علامت استفہام (؟) جیسے کہ اردو میں عام طور پر رائج ہے، جملے کے آخر میں آتی ہے اوراس کا دہن جملے کی طرف رکھا گیا ہے، یہ مشتبہ یا تحقیق طلب مقامات پر بھی لگائی ہے۔

تفصیلِ علامات

> ماخوذ، از ، م : اصطرلاب > لاط۔

< مبدل بہ، م: ف : گل + آب < ع: جلاّب۔

\+ علامتِ تجزیہ، ع :(ذات) + ال + جب۔

= مساوی یا بمعنی، م :[س ،اد، سابقہ (=زیادہ) + ردھیہ (=رکاوٹ ڈالنا) ؛ ا : الجھٹ (=الجھاوٹ (رک) کی تخفیف) + ا،لاحقہ وصفی]

(قوسین) اصل کلمہ کے بعد برائے اعراب ملفوظی؛متن کے ساتھ برائے حوالہ یا توضیح مزید،اشتقاق میں برائے مادّہ یا تفصیل وتوضیح۔

\- مرکبات کے اندراج میں اصل لفظ کا قائمقام۔

* (ستارہ) تشریح کے آخر میں (فائدہ) کی طرف رجوع کا اشارہ،حوالہ کتب میں غیر اردو کی علامت ۔

... (نقاط) اسناد یاامثال بھی حذفِ عبارت کی علامت۔

,,،، (واوین) اقتباسات یا امتیازات کی علامت۔

مخففات

اردو رسم الخط میں خود اتنا اختصار موجود ہے کہ مخففات کی زیادہ ضرورت نہیں لہذا ان کا استعمال محدود رکھا گیا ہے۔

☆ **فہرست مخففات**

ا =اردو	اپ = اپ بھرنش
اضا = اضافت	اف = افعال
امث = اسم مونث	امذ = اسم مرکز
انگ = انگریزی	اوستا = اوستائی

پ = پراکرت	پا = پالی
پر = پرتگالی	تر = ترکی
تن = تنوین	ج = جمع
جج = جمع الجمع	خف = خفیفہ
د = دیواں	رک = رجوع کریں
س = سنسکرت	سک = سکون
شد = تشدید	ص = صفحہ
صف = صفت	ضم = ضمہ
ع = عربی	عبر = عبرانی
عور = عورات،عورتوں کی بول چال	غم = غیرملحوظ
ف = فارسی	فت = فتحہ
فر = فرانسیسی	ف ل = فعلِ لازم
ف م = فعلِ متعدی	ق = قلمی
قب = مقابلہ کریں	ک = کلیات
کس = کسرہ	لاط = لاطینی
لین = لینہ	م = مثال
مث = مونث	مج = مجہول
مخ = مخلوط	مخت = مختص
مذ = مذکر	مع = معروف
مغ = مغنونہ	م ف = متعلقِ فعل

کلمات کی قسمیں

مندرج کُل الفاظ کی تعریف وتقسیم حسب ذیل فہرست کے مطابق ہے:

اسمِ مذکر : م : گھوڑا ،اعتبار، ترانہ، درری، قطعہ، قصیدہ

اسم مونث : م : بکری، جنگ، لوری، کٹنی، غزل ،رباعی۔

متعلق فعل : م : اچانک، آہستہ، روزانہ، صریحاً۔

صفت : م : چھوٹا، گاڑھا، قدیم، مشہور، بھاری۔

حرف : (اس تعریف میں حرفِ جار، استفہام، عطف، نفی، تخصیص وغیرہ جملہ حروف شامل ہیں) : م : پر، میں، تک، کو، کیوں، نہیں، اور، لیکن، و، ز (مخفف از) وغیرہ۔

ضمیر : م : یہ، وہ، میں، تم۔

فعلِ لازم : م : بگڑنا، اچھلنا، کودنا، گرنا، نکلنا، مٹکنا۔

فعلِ مستعدی : م : بگاڑنا، اچھالنا، گرانا، کھولنا، کھلانا، بنانا۔

محاورہ : کوئی ایسی ترکیب جس میں کوئی فعل (جس کی گردان بھی کی جاتی ہے) ایک یا ایک سے زائد الفاظ سے مل کر مجازی معنی دے۔م : آبرواتارنا، پانی پھیرنا، گل کھلانا، کھل کھیلنا، غم کھانا۔

روزمرہ : الفاظ کی کوئی ایسی بندش جو اہل زبان کی بول چال میں رائج ہو اور جس میں ردو بدل ٹکسال باہر یا غیر فصیح سمجھا جائے۔ م : اللہ دے اور بندہ لے ؛ آنکھوں سے نہیں دیکھا کانوں سے سنا ہے۔

کہاوت : کوئی ایسی ترکیب نحوی جو عموماً اپنے حقیقی معنوں سے متجاوز ہوکر بطور مثل بولی جاتی ہو، م : ناچ نہ جانوں آنگن ٹیڑھا؛ انوکھے گانو میں اونٹ آیا، لوگوں نے جانا پرمیشر آیا؛ منھ لگائی ،ڈومنی گاوے تال بے تال۔

فقرہ : کوئی ایسی بندھی ٹکی نحوی ترکیب جو مختلف جذبات، محسوسات، خیالات، مطالب وغیرہ (جیسے تحسین، دعا، شرط، قسم، طنز، نفرت، انکار، استہزاء، تنبیہ وغیرہ) کے اظہار کے موقع پر استعمال کی جاتی ہو، م : سبحان اللہ معاذ اللہ، اپنا منہ تو دیکھو، اللہ اللہ کرو۔

فجائیہ : م : آہا، واہ واہ، اوہو، حبذا، بل بے، بللے۔

حکائی یا نقلِ صوت (حکایت الصوت) : م : دھڑ دھڑ، چوں چوں، کھٹ کھٹ، غائیں غائیں،سائیں سائیں۔

عَلَم : اسمائے معرفہ، م : سکندر، افلاطون، فرہاد، فرعون، اس ذیل میں

القابات تو خطابات بھی شامل ہیں: م : یداللہ، ذوالقرنین۔

سابقہ، نیم سابقہ : سابقہ، جو محض بطور سابقہ مستعمل ہو، م :ن (نہوت، نکما، نگھرا) ؛ آن(ان بن، ان کہی) ؛ نیم سابقہ جو بغیر سابقہ بھی مستعمل ہو، جیسے، نیم :م: (نیم رس، نیم جان، نیم آستین، نیم قد) بد،م : (بدگہر، بد خصلت، بد زیب)۔

لاحقہ،نیم لاحقہ : لاحقہ، جو محض بطور لاحقہ مستعمل ہو، م : ناک (اندوہ ناک،غضبناک)، نیم لاحقہ،جو بغیر لاحقہ بھی مستعمل ہو، م : کش (دلکش،نیم کش،کدوکش) فائدہ

(۱) لفظ کے لغوی وقواعدی تعارف میں جمع الجمع،قدیم اور شاذ کی اصطلاحیں بھی استعمال کی گئیں ہیں۔

(۲) ذیلی مرکبات کے تعارف میں مرکب اضافی،مرکب تو صیفی،مرکب عددی،مرکب نحوی،مرکب وصفی،اور مرکب عطی کو واضح کیا گیا ہے۔

(۳) اشتقاق کے ذیل میں مصدر، حاصلِ مصدر،اسمِ کیفیت،حالیہ تمام،حالیہ نا تمام اور موضوع کی اصطلاحیں استعمال کی گئیں ہیں۔

توضیح : (’موضوع‘ سے عبارت وہ الفاظ ہیں جو کسی دوسری زبان کے قاعدے پر ڈھالے گئے ہوں اور اپنی اصل زبان میں معتبر نہ ہوں)۔

iii) متبادل اشکال

کسی لفظ کی قواعدی حیثیت (کلمے کی قسم) بیان کرنے کے بعد اگر اس کی کوئی مثال یا اشکال پائی جاتی ہیں تو وہ درج کی گئی ہیں یہ متبادل اشکال اگر لفظ کی شکل سے مماثل اور ترتیب تہجی کی رو سے قریب ہی وقع ہوئی ہیں تو ان کا علیحدہ اندراج نہیں کیا گیا لیکن اگر کسی لحاظ سے مفید سمجھا گیا ہے تو علیحدہ بھی اندراج کیا گیا ہے۔

iv) تشریح نگاری

(i) تشریح نگاری میں حتمی الامکان اختصار سے کام لیا گیا ہے ۔ پہلے عموماً تعریف وتشریح اور پھر مترادفات درج کیے ہیں۔اگر کوئی لفظ اسی شکل میں دو یا زیادہ قوعدی حیثیت رکھتا ہے تو ا۔ب۔ج کی ترتیب سے علیحدہ شقیں قائم کی گئی ہیں۔

(ii) جن ہمشکل الفاظ کی اصل و اشتقاق مختلف ہے ان کا علیحدہ علیحدہ اندراج کیا گیا ہے۔

(iii) کسی کتاب کا اقتباس یا اس کی تخلیص بطور تشریح یا جزو تشریح درج ہے، تو اس کا حوالہ قوسین میں دے گیا ہے۔ اگر اقتباس یا اندراج کسی متداول لغت سے کیا گیا ہے تو اس کا حوالہ بلا تخصیص جلد وصفحہ قوسین میں درج کر دیا گیا ہے۔

(iv) اسما وصفات عموماً بطور واحد مذکر درج کئے گئے ہیں ،افعال بطور،مصادر، کسی لفظ کی مونث یا جمع یا مغیرہ حالت کا عنوان اسی صورت میں قائم کیا گیا ہے، کہ وہ کسی محاورے، کہاوت، مقولے وغیرہ کا جزِو اول ہو، یا اس کے ساتھ تحتی الفاظ یا مرکبات کا سلسلہ ہو۔

۷) اسناد

اسناد یعنی الفاظ کے استعمال کی مثالیں معنی کی ہر شق کے تحت علیحدہ علیحدہ تاریخی ترتیب سے مع حوالہ درج کی گئی ہیں۔

(i) سنین کے اندراج میں سن تصنیف یعنی کتاب کے پہلے ایڈیشن یا مسودے کی تکمیل کے سن کو ترجیح دی گئی ہیاگر یہ دریافت نہ ہوا تو مصنف کا سن وفات درج کیا گیا ہے، ایسی صورت میں مصنف کا نام کتاب سے پہلے درج ہے۔ اور یہ اس بات کی علامت ہے کہ مندرج سن مصنف کا سنِ وفات ہے نہ کہ کتاب کا سنِ تصنیف یا سنِ تالیف، جہاں سن غیر محقق ہے وہاں اس کے ساتھ سوالیہ نشان لگا دیا گیا ہے۔

(ii) جن کتابوں کی ایک سے زائد جلدیں ہیں ان کے حوالے میں کتاب کے نام کے بعد پہلے جلد کا عدد، اس کے بعد کولن اور اس کے بعد صفحے کا نمبر درج ہے۔

(iii) جو کتابیں کسی دوسری زبان سے ترجمہ کی گئی ہیں ان کا نام اگر اصل کتاب کے نام سے مختلف ہے تو اس کے ساتھ ترجمے کا لفظ نہیں لکھا گیا ہے، اگر مماثل ہے تو لکھا گیا ہے۔

(iv) اسناد کے اندراج میں حسبِ ذیل مقاصد پیش نظر رہے ہیں۔

(الف) لفظ کی تاریخ متعین کرنا کہ تاریخ کے کس کس دور میں اس کے استعمال کی دستاویزی سند مہیا ہے۔

(ب) لفظ کے معنی اور استعمال کی وضاحت کہ یہ کس کس طرح ،کس کس محل پر استعمال ہوا ہے تا کہ لفظ کا تعارف زیادہ مفصل اور مکمل ہو۔

(ج) لفظ کے رواج کی حدود یا وسعت کا تعین کہ شاذ ہے یا کثیر الاستعمال ،کسی عہد میں ایک ہی مصنف یا ایک ہی علاقے میں ملتا ہے، یا متعدد مصنفین کے ہاں مختلف شہروں یا علاقوں میں۔

(د) چیدہ ادبی اقتباسات پیش کرنا، جن میں کوئی لفظ وارد ہوا ہو اور اس رابطے کی بنا پر اس میں ایک نئی معنویت پیدا ہو گئی

ہو۔ چنانچہ ہر مثال یا سند صرف لغوی معنی کی وضاحت نہیں کرتی، بلکہ اکثر صورتوں میں مختلف مثالیں مختلف فوائد رکھتی ہیں اس بنا پر بعض صورتوں میں ایک ہی دور یا ایک ہی سن کی ایک سے زائد مثالیں پیش کی گئی ہیں لیکن بالعموم انتخاب اسناد میں اختصار سے کام لیا گیا ہے۔(آکسفورڈ ڈکشنری) میں اس کے برخلاف مثالیں کثرت سے درج کی گی ہیں اور بیشتر ذخیرہ اسناد کو مسترد کرنے کی بجائے لغت میں کھپا دیا گیا ہے)۔

vi) توضیع مزید

اسناد کے بعد بعض نحوی نکات کی مزید وضاحت جہاں ضروری ہوئی کردی گئی ہے۔

vii) اشتقاق کا طریق اندراج

تشریح، اسناد، افعال اور فائدہ کے بعد عمودی بریکٹ کے درمیان اشتقاق درج کیا گیا ہے، اس میں پہلے لفظ کی اصل بتائی گئی ہے، مثلاً: ا(= مخفف اردو)، ع (= مخفف عربی)، ف(= مخفف فارسی)وغیرہ ، اس کے بعد مادہ قوسین میں درج کیا گیا ہے، مرکب اجزاء کا تجزیہ کیا گیا، اور لفظ کے اصل واشتقاق کی بابت کوئی اختلاف ہے تو اس کو بھی مختصراً لکھ دیا گیا ہے۔

viii) اعراب ملفوظی کا ضابط

لغت میں لائق غور باتیں یہ ہیں کہ ہایئے علیحدہ حروف شمار کئے گئے ہیں اور یہ حسب ذیل ہیں:

بھ، پھ، تھ، ٹھ، جھ، چھ، رھ، ڈھ، رھ، ڑھ، کھ، گھ، لھ، مھ، نھ، (کل ۱۵)

ان میں سے بعض حروف کلمے کے شروع میں نہیں آتے، ان کی علیحدہ تقطیع نہیں قائم کی گئی (رھ، ڑھ، مھ، تھ)، لیکن ان پر تشریحی حاشیہ ضرور شامل ہوگا جیسے کہ ہر حرف پر ہوتا ہے اسی طرح' ڑ' سے بھی کوئی لفظ شروع نہیں ہوتا لیکن بطور حرف ہجا اس کا اندراج اور اس پر حاشیہ ضرور ہوگا کل حروف تہجی کی تعداد ۵۳ ہے۔

ix) اعراب مکتوبی کا اندراج

اعراب مکتوبی، اردو میں ۱۵ واول یا مصوتے آتے ہیں۔ ان میں سے بعض کی غنائی شکلیں بھی ہیں ان کے علاوہ کچھ دوہری آوازیں بھی ہیں، جنہیں انگریزی میں (Diphthong) کہتے ہیں لیکن انگریزی کے برخلاف اردو میں ان کو ہمیشہ دواعراب سے واضع کیا جاتا ہے کوئی ایک حرف دوہری آواز ادا نہیں کرتا، جیسے کہ انگریزی میں' y' یا' i' بلکہ' u' اور' a' وغیرہ بھی دوہری آواز پیدا کرتے ہیں۔ مثلاً (Daring, Serious, High, My) وغیر ہیں۔ وہ ان تمام مصوتے جو اردو یا دوسری زبانوں کے الفاظ میں واقع ہوتے ہیں اس لغت میں درج ہونگے۔

اس کے ساتھ ہی حقی صاحب نے شعبہ کارڈ کیبنٹ قائم کیا اور اس کے لئے ٦٠ خانوں پر مشتمل کئی کیبنٹ

بنوائے، ہر خانے میں ایک ٹرے یا کشتی ہوتی ہے جس کے درمیان میں ایک سلاخ جس میں ان کارڈوں کو منصبط کر دیا جاتا ہے۔جن پر الفاظ،معانی اور سند درج ہوتی ہیں۔آج بورڈ میں تین لاکھ سے زائد کاڈران کیبنٹ میں محفوظ ہیں،مطالعہ کتب کے لئے حقی صاحب نے مغربی ومشرقی پاکستان[موجودہ بنگلہ دیش] جو کبھی ہمارے ملک کا حصہ تھا کے طول وعرض سے اسکالروں کی مدد حاصل کی،پانچ سو سے زائد اہل علم نے یہ فریضہ انجام دیا اس طرح کم وقت میں وسیع ذخیرۂ کتب کا مطالعہ ممکن ہوا۔

لغت، کے لئے بورڈ کی پہلی مجلس ادارت جس نے ابتدا طے شدہ منصوبہء لغت کی بارہ(۱۲) جلدوں میں سے آٹھ(۸) کا کام اول جلد کی اشاعت سے قبل مکمل کرلیا تھا اس کی ترتیب یوں تھی۔

☆ **مجلسِ ادارت**

(۱) ڈاکٹر شوکت سبزواری،صدر،مدیر اول

(۲) ڈاکٹر ابواللیث صدیقی،رکن

(۳) حفیظ ہوشیار پوری،رکن

(۴) شان الحق حقی،رکن ومعتمد ادارہ

(۵) مولانا نسیم امرہوی،مدیر

لغت کے مسودے تیار مجلس ادارت کے سامنے رکھے جاتے،حقی صاحب کیوں کہ مسائل زبان ولغت کے بارے میں انتہائی محتاط رویہ رکھتے تھے،اور ممکنہ کوشش کرتے کہ کوئی غلطی نہ رہ جائے،اسی امکان کو دور کرنے کے لئے انہیں کی تجویز پر ادارتی مجلس مشاورت قائم کی گئی،تاکہ مسودات پر نظر ثانی کا کام بھی ماہرین کے تعاون سے اطمینان بخش ہوسکے۔

شان الحق حقی نے اردولغت(تاریخی اصول پر) کے لئے جومخلصانہ خدمات انجام دیں،وہ تاریخِ اردو زبان وادب کا انمٹ حصہ ہیں۔انہوں نے تدوین لغت کا خشک کام جس شگفتہ انداز سے کیا وہ انہی کا خاصہ ہے۔لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اس محسن اردولغت کے ساتھ ارباب بورڈنے جو روش رکھی، اس سے محبان اردو کو صدمے سے دوچار ہونا پڑا،اردولغت کی پہلی جلد کی اشاعت کے موقع پرحقی صاحب کو پس پشت بلکہ گم نامی میں رکھنے کی قصداً کوشش ایسے افراد سے منسوب ہے، جن کے قدمیدانِ لغت میں شان الحق حقی کے سامنے پور برابر ہیں۔جلد اول کی اشاعت ۱۹۷۷ء کے وقت حقی صاحب بورڈ سے سبکدوش ہوچکے تھے،لیکن پریس کاپی کی تیاری کے تمام مراحل مکمل کر گئے تھے۔اس کے باوجود جلد اول کے تعارف میں بورڈ کے صدر محمد ہادی حسین نے صفحہ'ج' پرحقی صاحب کا ذکر انتہائی مختصراً صرف انتظامی حوالے سے کیا اور ایک لفظ بھی تدوین لغت کے ضمن انکے قلم سے حقی صاحب کے لئے ضبط تحریر نہ ہوسکا،اسی طرح مدیر اعلیٰ ڈاکٹر

ابواللیث صدیقی نے بھی اپنے مقدمے میں حقی صاحب کا کسی طور پر ذکر نہ مناسب خیال نہ کیا جبکہ صفحہ 'ز' پر ایسے اصحاب کے نام بھی نہ بھولے جن کی خدماتِ جلیلہ سے سب واقف ہیں۔

ان دو اصحاب سے بڑھ کر، مدیراول کے مولانا نسیم امرہوی نے' کچھ اس لغت کے باب میں' کے زیرعنوان طباعت میں تاخیر کے اسباب کے ذیل میں' ہم اس موقع پر شان الحق حقی۔۔۔کے بہت بہت شکرگزار ہیں کہ ان کے تیار کئے ہوئے کارڈ پر ہر اعتبار سے لغت کے معیار پر پورے اترے اور وہ سب وقت بچ گیا جو ان۔۔۔کی سب سے زیادہ مہیا کی ہوئی مثالوں کا کتابوں سے مقابلہ کرنے میں خرچ ہوتا'۱۴ مولانا نسیم امرہوی، مدیراول نے قلم کا سارا زور لگا کر یہ ثابت کرنے کی کوشش فرمائی ہے کہ حقی صاحب صرف کارڈ نویس تھے۔لغت نویس نہیں۔ساتھ ہی یہ ماننے پر مجبور بھی تھے کہ سب سے زیادہ اسناد حقی صاحب نے فراہم کیں ہیں،اس بارے میں مولانا نسیم امرہوی نے ایک مضمون میں لکھا:

''شان الحق حقی نے رکن مجلس ادارت کی حیثیت سے پورے مسودے کا مطالعہ کیا۔۔۔ٹائپ کئے ہوئے مسودے کے حاشیے پر اپنے مشورے تحریر فرمائے،جن کی روشنی میں ۔۔۔پریس کاپی کی تیاری شروع ہوگئی۔۔۔تقریباً دولاکھ کارڈ سابق سیکریٹری جناب شان الحق حقی نے ذاتی دلچسپی سے لکھے ہیں''۔۱۵

مدیراول مولانا نسیم امرہوی کا بیان اس بات کا کھلا اعتراف ہے کہ حقی صاحب کی اردو لغت (تاریخی اصول پر) کے لئے خدمات سے انکار ممکن ہی نہیں،جلد اول،۶/ اپریل ۱۹۷۸ء کو منظر عام پر آئی تھی،اور ٹھیک ایک ماہ بعد مولانا نسیم امرہوی کا یہ اعتراف ان کے 'ملامتِ ضمیر' کی دلیل ہے۔

شان الحق حقی تدوین لغت کے جس منصوبے سے منسلک ہوئے تھے، وہ کُل بارہ جلدوں پر مشتمل تھا۔ بورڈ کے منتظمہ اردو شعبہء لغت سے وابستہ چند افراد کا یہ الزام کہ شان الحق حقی نے لغت کی اشاعت میں تاخیر کی اور وقت پر کام مکمل نہیں کیا،حقائق کے برخلاف ہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے طے شدہ وقت میں دگنا کام کیا۔حقی صاحب ۱۹۷۶ء میں اردو ڈکشنری بورڈ (ترقی اردو بورڈ) کے معتمد کی حیثیت سے مستعفی ہوئے،لغت کا منصوبہ ۱۹۶۰ء میں شروع ہوا،اور ۱۹۷۳ء تک نسیم شاد کے مطابق:

''لغت کی دس جلدیں مکمل ہوچکی ہیں اور باقی دو پر کام جاری ہے جو اگلے سال تک تیار ہوجائیگی''۔۱۶

تدوین لغت کے لئے حقی صاحب کتنا ذخیرہ چھوڑ گئے تھے،اس بارے میں مدیراعلیٰ جلد ہشردہم (اٹھارویں) ڈاکٹر یونس حسنی کا بیان ملاحظہ فرمایئے:

''اس جلد (اٹھارویں) کی اشاعت کے ساتھ بورڈ میں موجود حتمی مسودہ مکمل طور پر کام میں لایا جاچکا تھا اور اب روز کھودنے اور روز کھانے کا معاملہ درپیش تھا''۔۱۷

ڈاکٹر یونس حسنی کے اس اظہار سے بھی یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ حقی صاحب نے تدوین لغت کے معاملے میں تساہل نہیں کیا، البتہ وہ کام کے معاملے میں اوروں کو بھی مستعد دیکھنا چاہتے تھے اور شاید اسی لئے ہدف تنقید بنے۔حقی صاحب کے کام کرنے اور کروانے کے بارے میں جمیل الدین عالی لکھتے ہیں:

''ایک زمانے میں بورڈ کے صدر جناب ممتاز حسن مرحوم تھے۔۔۔ مجھے حقی صاحب کے بارے میں ان کی ایک بات برابر یاد رہتی ہے وہ فرماتے تھے حقی صاحب میں آپ ادیبوں کے لحاظ سے ایک بڑا عیب یہ ہے کہ وہ خود تو محنت کرتے ہی ہیں مگر چاہتے ہیں کہ بورڈ کے سب کارکن بھی محنت کریں،آپ ان سے خفا رہئے مگر یاد رکھئے کہ وہ بیک وقت بہت لائق اور مستعد کارکن ہیں ایسے لوگ آپ کو بہت کم ملیں گے''۔ ۱۸

حقی صاحب کے بارے میں ترقی اردو بورڈ کے رویے اور لغت کے لئے ان کی خدمات کے بارے میں بورڈ سے وابستہ رہنے والے ممتاز شاعر جون ایلیا لکھتے ہیں:

''شان الحق حقی۔۔کی ذرہ پروری اور خوردنوازی کے باعث مجھے یہ شرف حاصل ہوا کہ ترقی اردو بورڈ کے ایک ناچیز لغت نویس کی حیثیت سے کام کروں۔۔۔انہوں نے بڑے نامساعد حالات میں بہت مطمئن ہوکر بے لوث اور بے عذضانہ خدمات انجام دیں ہیں،اس عظیم لغت کی جس کی مثال بہت سی زبانوں میں ملنی مشکل ہے۔مگر حقی صاحب کو مطعون ومطرود ہی قرار دیا گیا،داد کبھی نہیں دی گئی''۔ ۱۹

بورڈ نے جب بھی شان الحق حقی سے تدوین لغت کے سلسلے میں مشاورت طلب کی، انہوں نے کھلے دل کے ساتھ اس معاملے پر اپنی علمی رائے اور اقدامات تجویز کئے،مثلاً حقی صاحب نے ۱۶/ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو قواعدِ اندراج واوقاف کے لئے بعنوان'ادارتی کمیٹی کی توثیق کے لئے تجاویز' بورڈ کو مراسلہ بھیجا جس میں لکھا کہ:

قواعدِ اندراج واوقاف

۱۔ جن الفاظ کی اصل واشتقاق مختلف ہے ان کی علیحدہ شقیں بنائی جائیں اور ان کے تابعات بھی علیحدہ درج ہوں۔مسودے میں کہیں کہیں خلط ملط پایا جاتا ہے۔

۲۔ متبادل کے لئے او بلیک استعمال ہو،قابل حذف کے لئے بریکٹ ۔اوبلیک کے بعد ایک چھوٹے ڈیش کا مطلب یہ ہوگا کہ پچھلے دوالفاظ بدلے گئے ہیں،دو ڈیش تین الفاظ کے قائمقام ہوں گے اگر زیادہ پیچیدگی ہو تو نیز لکھ کر اندراج کر کے دوہرایا جاسکتا ہے۔

۳۔ (رک) ہموار طور پر کلمے کے بعد آئے جسکی رجوع کرانا مقصود ہے۔

۴۔ اعراب ملتوبی پابندی سے لگائے جائیں،یائے معروف کے ماقبل،جب کلمہ کے بیچ میں آئے،کسرہ اور واو معروف

کے ماقبل پیش لگانا چاہیے۔

۵۔ شہد، جیٹJet، ٹھہرنا وغیرہ میں پہلے حرف پر جو زبر ہے، اس کے لئے 'فتحہ' اختیار کیا گیا تھا، اس کے بغیر ہماری زبان یا رسم الخط ناقص قرار پاتا ہے، گویا اس آواز کو ادا کرنے سے قاصر ہے، حالانکہ یہ آوازیں خود ہماری زبان میں موجود ہیں اسی طرح ابتداء، معالجہ (Comet) (کامٹ) وغیرہ میں ت، ل،م کے نیچے جو زیر آتا ہے اس کے لئے کسرہ مخففہ کی اصطلاح وضع کی گئی تھی، انہیں ترک نہیں کرنا چاہیے، ورنہ صحیح تلفظ کے اظہار میں ایک مستقل معذوری لاحق رہے گی۔

٦۔ اوقاف کے استعمال میں باقاعدگی ضروری ہے ہم نے انگریزی کا نظام اوقاف اپنا لیا ہے جو اب دنیا بھر میں رائج اور بہت معقول ہے وقفہ کامل کے لئے بھی جناب ہادی حسین مرحوم کی تجویز پر طے پایا تھا کہ نقطہ (فل اسٹاپ) استعمال کیا جائے، کیونکہ ڈیش کا اپنا مقام اور محلِ استعمال ہے ٹائپ کی طباعت میں نقطہ واضح ہوگا اور کوئی اشتباہ پیدا نہ ہوگا، یہ ہر زبان کے بنیادی مسائل ہیں اور اردو میں مستقل طور پر لٹکے نہیں رہنے چاہئیں۔ بورڈ کی لغت مطلوبہ معیار قائم کرسکتی ہے۔اوقاف کا استعمال ذہانت کے ساتھ کرنا چاہیے، جہاں جملہ ختم ہو وہاں وقفہ کامل، تشریحات میں مترادف الفاظ یا جملوں کے درمیان سیمی کولن، اگر سلسلہ کسی قدر تبدیلی کے ساتھ اور آگے چلے تو مزید تقسیم یا توضیح معانی کے لئے کولن مثال کے طور پر:

'چوڑی کی وضع کا جالی دار زیور جو کلائی میں پہنتے ہیں، اگر گھنگرو دار؛ پری بند؛ پری چھک؛ پری چھن؛ جوئی'۔

دیگر:

'آنکھوں کا ایک مرض جس میں دن کو سورج کی روشنی کے سبب دکھائی نہیں دیتا، رات کو دکھائی دیتا ہے؛ روزکوری'۔

دیگر:

'دنیا میں گھومنا پھرنا؛ سیاحی؛ (مجازاً) بیکار گھومنا، آوارہ گردی'۔

دیگر:

'ہمت ہارنا؛ شکست مان لینا؛ عاجز ہوجانا'۔

ممکن ہے یہ خیال کیا جائے کہ اوپر کی مثالوں میں سیمی کولن کی جگہ کوما سے کام چل سکتا ہے لیکن بعض صورتوں میں اشتباہ پیدا ہونا لازم ہوگا اسے اصول کی پیروی مفید ہوگی تاکہ الفاظ اور مفہوم واضح رہے اور کسی موقع پر گنجلک واقع نہ ہو۔ اس سلسلے میں انگریزی لغات کے طریق کا مطالعہ مفید ہوگا، جو اصول انہوں نے اپنے تجزیے کی بناء پر اختیار کئے ہیں، ہمارے لئے بھی مفید ہوسکتے ہیں، یہ قواعد تمام علمی دنیا میں برتے جاتے ہیں، ہمیں اپنی بے قاعدہ روش پر اصرار نہیں

کرنا چاہئے ۔خالی نقطے(...) حذف کو ظاہر کرینگے،اور لمبی لکیر(Paren Thesis) توضیع یا جملہ معترضہ وغیرہ کے طور پر حسب قاعدہ، جملے کے دونوں جانب آئیگی یا کومے کے ذریعے بھی جملہ معترضہ تو بند کیا جاسکتا ہے۔متبادل جہاں ختم ہو وہاں کو ما ضروری ہے،تا کہ معلوم ہو کہ یہاں سے سلسلہ دوبارہ جاری ہوا۔اشتقاق کے اندراج میں دخیل الفاظ سے پہلے زبان کا حوالہ ضروری ہے، کولن کے ساتھ جہاں تک دریافت ہو مادہ یا(دھاتو) درج ہونا چاہیے کہ یہی اشتقاق نگاری کا اصل مقصد ہوتا ہے جو انہی لوگوں کے لئے کی جاتی ہے جن کو اس سے خصوصی دلچسپی ہو۔مادّہ بریکٹ کے اندر درج ہوگا۔

۷۔ اشتقاق کے اندراج میں پہلی شرط یہ ہے کہ قریب ترین ماٰخذ یا مخرج کی طرف رجوع کیا جائے اس لئے اردو الفاظ کی پراکرتی شکل سنکسرت سے پہلے مذکور ہونی چاہئے ہم اصطرلاب کی اصل بتانے کے لئے ایک دم لاطینی (Strolabuim) یا یونانی(Astrolabum) پر نہیں پہنچیں گے۔ کیونکہ یہ لفظ ہم نے عربی سے لیا ہے،اور وہی ہمارا قریب ترین ماٰخذ ہے اسی طرح پراکرتی شکل سنسکرت پر مقدم ہے ۔لہذا ترتیب یہ ہوگی :اردو میں قدیم شکل، پراکرت، سنسکرت تمام الفاظ جو ہندی اردو میں مشترک ہیں انہیں اردو شمار کیا جائے گا نہ کہ ہندی۔ نام کے فرق سے زبان کی تعریف نہیں بدل جاتی یہ طریقہ اردو الفاظ کو ہندی لکھ کر اشتقاق سے دستبردار ہوجانے کا درست نہیں۔پلیٹس پابندی سے پراکرت شکل درج کرتاہ۔(Turner) ٹرنر کی نیپالی ڈکشنری میں اشتقاق اور بھی تفصیل سے درج کیا گیا ہے یعنی اکثر جگہ دوسری پراکرت اصل کی زبانوں میں بھی لفظ کی مماثل صورتیں درج کردی ہیں؛ ہم کوئی نئ تحقیق نہ کرسکیں تو کم ازکم تحقیق شدہ مواد کو رد نہ کریں،اضافت کے لئے جو ہمزہ تراکیب میں آتی ہے۔املا کا لازمی جزو ہے اسے ترک نہیں کرنا چاہئے: جیسے کلمہء شہادت،دیدۂ بینا مسودے میں شاذ ونادر ہی نظر آتی ہے۔

شان الحق حقی صاحب کی اردولغت(تاریخی اصول پر) سے کسی نہ کسی طور پر علمی وعملی وابستگی رہی اور انہوں نے پورے انہماک کے ساتھ تدوین لغت کے منصوبہ میں اپنا بھر پور کردارادا کیا،جس کا اعتراف کرتے ہوئے ڈاکٹر فرمان فتح پوری لکھتے ہیں:

> ’’جناب شان الحق حقی صاحب کا مخلصانہ وفراخ دلانہ تعاون اردولغت بورڈ کو ہروقت حاصل رہا، اورلغت کی ترتیب وتدوین نیز طباعت کا کام تیزی سے آگے بڑھتا رہا۔۔۔بیرونی اسکالر کی حیثیت سے مسودے پر نظر ثانی کرنے والے حضرات خصوصاً جناب شان الحق حقی صاحب بھی ساتویں جلد کی تکمیل میں برابر کے شریک ہیں‘‘ ۔۲۰

اس تفصیلی مطالعہ سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ حقی صاحب کی اردولغت (تاریخی اصول پر) سے وابستگی ’سترھویں‘ جلد کی اشاعت تک قائم رہی،اور انہوں نے جوعلمی وتحقیقی سرمایہ بورڈ کے لئے چھوڑا وہ ’اٹھارویں‘ جلد کی

اشاعت تک کام آیا، انہوں نے کسی بھی مرحلے پر تدوین لغت کے کام سے اپنے آپ کو الگ نہیں کیا اور نہ ہی کبھی یہ سوچا کہ بورڈ نے میرے ساتھ حق تلفی کی ہے تو میں بھی کام میں رکاوٹ بنو بلکہ انہوں نے ثابت کیا کہ ان کی لگن صرف اور صرف خدمتِ اردو کے لئے ہے، صلہء وستائش کے لئے نہیں۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ شان الحق حقی ،خودنوشت ''افسانہ درافسانہ''مشمولہ ماہنامہ'افکار' کراچی، قسط ۲۷،فروری ۱۹۹۴ء،ص ۱۷

۲۔ جوشؔ ملیح آبادی،یادوں کی برات،مکتبہ شعروادب ،چوہدری اکیڈمی لاہور، ۱۹۸۵ء،ص ۲۸۸

۳۔ حقی،''مراسلہ''، بحوالہ ت اب/۴(۴) ۵۹ ،بتاریخ ۲۴/۷/۶۰،مملوکہ راقم

۴۔ حقی،قسط ۲۷،فروری ۱۹۹۴ء،ص ۲۰

۵۔ ملیح آبادی،ص ۲۹۱

۶۔ حقی،قسط ۲۷،فروری ۱۹۹۴ء،ص ۲۰

۷۔ محولہ بالا،ص ۲۲

۸۔ محمد جمیل، خطاطِ بےمثل محمد یوسف دہلوی بن محمد الدین کے شاگردِ خاص تھے۔حقی صاحب نے بھی خطاطی محمد یوسف دہلوی سے سیکھی تھی۔محمد یوسف دہلوی کیمبرج کے گریجویٹ تھے۔ہجرت کے بعد اردواکیڈمی سندھ،ایم اے جناح روڈ نزدریڈیو پاکستان،کراچی کی فٹ پاتھ پر احباب کے ساتھ خوش گپیاں لگاتے تھے۔ایک دن اسی سڑک (ایم اے جناح روڈ) کوعبور کرتے ہوئے ٹریفک حادثے میں جاں بحق ہوئے۔(راقم)

۹۔ حقی، قسط ۲۷،فروری ۱۹۹۴ء،ص ۲۱

۱۰۔ 'لغت کبیر' ریاست حیدرآباد دکن ،بھارت کے والی میر عثمان علی خان کی سرکار نے اردو کی ایک جامع لغت کا منصوبہ بنایا اور اس کا نگراں مولوی عبدالحق کو مقرر کرتے ہوئے بارہ سوروپے ماہوار کا وظیفہ چوبیس سال تک مسلسل جاری رکھا۔دوسری جانب مولوی عبدالحق نے لغت کی ذمہ داری پانچ سو روپے ماہوار پر مولوی احتشام الدین حقی دہلوی(شان الحق حقی کے والد) کو سونپ دی۔آپ ٹرپیل ایم اے (تاریخ،فارسی،انگریزی) ہونے کے ساتھ ہی شاعری میں ناداںؔ دہلوی سے معروف تھے۔مولوی عبدالحق کی خواہش تھی کہ انجمن ترقی اردوہند کے تحت مرتب ہونے والی' لغت کبیر' ان کے نام سے موسوم ہو۔جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ۲۰ سال مسلسل اورمتواتر دن رات لگا کر مولوی احتشام الدین حقی نے یہ لغت ترتیب دی تھی۔ مزید تفصیلات کے لئے دیکھئے 'یادوں کا سفر' اخلاق احمد دہلوی،ص ۱۰۶ سے ۱۵۴۔اس بارے میں جناب انتظارحسین روزنامہ 'ایکسپریس' کراچی مورخہ ۱۶جنوری ۲۰۱۲ء میں اپنے کالم' بندگی نامہ' میں لکھتے ہیں۔اس منصوبے [لغت کبیر] کے بانی اورمنتظم تو

مولوی عبدالحق تھے اس بزرگ [مولوی احتشام الدین حقی دہلوی] کی ساری محنت پھر انہی سے منسوب ہوئی۔(راقم)

۱۱۔ جمیل الدین عالیؔ،'حرف چند' مشمولہ تـــاریـــخِ انـــجـــمـــن ، بابائے اردو مولوی عبدالحق کے بعد،شہزاد منظر انجمن ترقی اردو پاکستان،۲۰۰۲ءص ز

۱۲۔ حقی،قسط ۲۷،فروری ۱۹۹۴ء،ص۲۴

۱۳۔ محولہ بالا،ص۲۲

۱۴۔ نسیم امرہوی، اردو لغت(تاریخی اصول پر)،جلد اول،ترقی اردو بورڈ کراچی ۱۹۷۷ء،ص ر

۱۵۔ امروہوی،''اردو لغت ایک داستانِ دیدہ و دل'' مشمولہ، روزنامہ جنگ کراچی،۵/مئی ۱۹۷۸ء

۱۶۔ نسیم شاد،'ترقی اردو بورڈ کا مسئلہ' مشمولہ، روزنامہ مشرق کراچی ۲۷/ جون/۱۹۷۳ء

۱۷۔ ڈاکٹر یونس حسنی،''دیباچہ'' اردو لغت (تاریخی اصول پر) جلد ہژدہم ۲۰۰۲ء،ص و

۱۸۔ جمیل الدین عالیؔ،نقار خانے میں،مشمولہ، روزنامہ'جنگ' کراچی ۸/نومبر ۱۹۷۶ء

۱۹۔ جون ایلیا،'نسیم کی غزل پر کچھ باتیں' مشمولہ ارمـغـانِ نسیم ش ۱، جنوری تا اپریل ۲۰۰۹ء،نسیم امروہوی میموریل سوسائٹی کینیڈا،ص۳۰

۲۰۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری،''دیباچہ'' اردو لغت (تاریخی اصول پر) جلد ہفتم ،۱۹۸۶ء،ص ر